امام خمینیؒ کی قیادت میں بصیرت کے امتیازات

تالیف: علی آقا پیروز☆
ترجمہ: شیخ مولانا ممتاز علی

خلاصہ[۱]

اسلام میں قیادت کے نمونہ کے لئے اس زمانے میں امام خمینیؒ کی قیادت کے نمونے پیش کیے جا سکتے ہیں آپ کی زندگی کے مختلف پہلو ہیں اس مقالہ کی گنجائش کے اعتبار سے ان میں سے ایک بہت ہی اہم پہلو یعنی امام خمینیؒ کی نظر میں بابصیرت قیادت ہے۔ دور اندیشی، مستقبل نگاہی، گہری نظر آئندہ کے لیے لائحہ عمل کی رہنمائی، واقعات کی ماہیت کی پہچان، ان سے روبرو ہوتے وقت ہوشیاری، صالح اور غیر صالح افراد کی معرفت، دشمن شناسی ان کی سازشوں سے آگاہی انجام کار حالات اور فریضہ کی پہچان اس قیادت کی خصوصیات ہیں۔ امام خمینیؒ کے بیان کی صراحت یا آپ کی روش کے مصادیق، اس کے امتیازات ہیں جو دوسروں کی زبان سے نقل ہوئے ہیں۔

کلیدی الفاظ

رہبری، بصیرت، دور اندیشی، معرفت و تقویٰ

مقدمہ

امام خمینی کے طرز قیادت اور اس کے مختلف پہلوؤں کی خورد وکلاں سطح پر تحقیق، اسلامی طرز رہبری کا ایک مقدماتی نمونہ ہے۔ جس کے انداز قیادت کی بنیاد کتاب وسنت ہے اور جن کی جڑیں معارف اسلامی کی سرزمین میں پیوست ہیں وہ اسلامی مدیریت کا ایک حصہ بن سکتے ہیں کیونکہ امام خمینیؒ نے اپنی زندگی میں اسلام کے نام پر جس جاویدانہ حقیقت کو دریافت کیا تھا وہ اسلام تھا آپ نے اس کے خلاف کبھی عمل نہیں کیا البتہ ہمارے لئے اسلامی قیادت کا حقیقی نمونہ معصومین علیہم السلام ہیں لیکن امام خمینیؒ چونکہ دینی رہنماؤں کے حقیقی پیروکار ہیں، عصمت کے مرتبہ کے بعد ایک بلند منزل پر فائز ہیں اسی زمانہ کا ہونے کی

☆۔ عضو ہیئت علمی پژوہشگاہ واندیشہ اسلامی Setooda@yashoo.com

۱۔امام خمینیؒ کی رہبری میں مدیریت کے عنوان سے اندیشۂ اسلامی کے ایک مقالہ سے ماخوذ یہ مضمون ہے جسے وہاں کے ممبران نے ترتیب دیا ہے۔تاریخ دریافت ۱۰/ ۸ /۱۳۹۰، تاریخ پذیرش ۲۰/ ۱۲/ ۱۳۹۰

بناپر آپ کے طرز رہبری تک رسائی آسان ہے۔ اس موضوع پر موجودہ مدارک تک دست رسی اور اس سے تحقیق واستنباط ممکن ہے، اس وجہ سے انہیں پیش کرنا اور ان سے کام لینا آسان ہے۔ یہ اور بات ہے کہ امام خمینیؒ کی رہبری کے انداز کی تحقیق میں ایک مقالہ یا کتاب کافی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کی قیادت میں دوسرے پہلو مثلاً خدا ہی کو محور قرار دینا، دنیا، کریمانہ قیادت، عوامی قیادت وغیرہ بھی موجود ہیں ان موضوعات پر جداگانہ تحقیق کی ضرورت ہے چونکہ ان مختلف موضوعات کا احاطہ اس مقالہ میں ممکن نہیں ہے اس بناپر ہم اس کے صرف ایک پہلو کو پیش کریں گے۔ چونکہ ہماری تحریر کا مقصد قیادت کی بصیرت اور امام خمینیؒ کی قیادت میں بصیرت نیز اس کے الگ الگ امتیازات ہیں اس لئے امام خمینیؒ کی قیادت میں بصیرت کے امتیازات ہمارا اصلی سوال ہے۔

تحقیق کے اجزاء

امام خمینیؒ ایک صاحب بصیرت قائد تھے آپ کی بصیرت کے امتیازات دور اندیشی، مستقبل بنی، آئندہ کے لئے دور اندیشی اور منصوبہ بندی، حالات کی ماہیت کی پہچان اور پیش آنے والے حالات سے روبرو ہونے کی صلاحیت، صالح اور غیر صالح کی پہچان، دشمن اور ان کی سازشوں کی شناخت اور آخر میں حالات اور ان کے فرائض کی معرفت اس تحقیق کے اجزاء ہیں۔

روش تحقیق

اس میں منقولات اور ان کے عقلی تجزیہ کی روش اختیار کی گئی ہے۔ امام خمینیؒ کے ارشادات اور نوشتہ جات کے متن وسند کا تجزیہ اور اس کی تفسیر پیش کی گئی ہے۔ میدان رہبری میں متن کے بنیادی اصولوں اور روش کی جستجو اور تعیین کرنے کے بعد محقق اس کے فروعی پہلو کو ان اصلی خطوط سے ملانا چاہتا ہے اس کے بعد وہ امام خمینیؒ کے پائے جانے والے مکتوب آثار سے اخذ نتیجہ کا خواہش مند ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ، ادبیات قیادت کے بارے میں کتب خانوں کی سیر پھر بصیرت کے سلسلہ میں تحقیق اور اس کے بعد کیفیت تحقیق کی روش سے استفادہ اور تاریخی اسناد کے مضامین کا تجزیہ، امام خمینیؒ کے انٹرویو اور تقریروں وغیرہ کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کی قیادت میں بصیرت کے امتیازات کا استنباط کیا گیا ہے۔

اس میں ایسی روش سے استفادہ کیا گیا ہے جس میں ہر علمی حلقہ کے ماہرین کے نظریات کی بنیاد پر مستقبل کی پیشین گوئی ہوتی ہے، اس روش میں تحقیق کے اندر شرکت کرنے والوں کی تعداد پر تحقیق کا

اعتبار نہیں ہے بلکہ شرکت کرنے والے ماہرین کے علمی اعتبار پر تحقیق کا دار ومدار ہے۔

اصل سوال کا جواب دینے سے پہلے ضروری ہے کہ بنیادی الفاظ یعنی رہبری اور بصیرت کی تحقیق ہو جائے۔

رہبری کی تعریف

رہبری اور قیادت کی بہت سے تعریفیں بیان کی گئی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی مقبول عام نہیں ہے البتہ ان میں کچھ مشترک عناصر ہیں، تعریفوں کے بیان کے بعد جن پر توجہ دی جائی گی۔

۱۔ رہبری، ہدایت کے لئے بغیر جبر کے نفوذ کے ذریعہ قوت استفادہ اور مقصد حاصل کرنے کے لیے گروہ کے ممبران کی سرگرمی کو ہم آہنگ کرنے کا نام رہبری ہے۔(Moorhead&griffin,2001:334)

۲۔ لوگوں کے درمیان نفوذ کے ہنر کو رہبری کہتے ہیں جس میں گروہ کے اہداف حاصل کرنے کے لئے شوق اور رجحان کے ذریعہ کوشش کی جاتی ہے۔(Koontz oter & 1990:397)

اگرچہ یہ تعریفیں آپس میں متفاوت ہیں لیکن ان میں کچھ مشترک عناصر موجود ہیں جو رہبری کو سمجھنے میں ہماری مدد کرنے اور ایک تعریف پر توافق کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

بہت سی تعریفوں میں " نفوذ کی توانائی " کا ذکر ہوا ہے اور بعض تعریفوں میں لفظ " اثر گذاری " سے استفادہ کیا گیا ہے جو تقریباً مرادف معنی دیتے ہیں۔

اسی طرح بہت سی تعریفوں میں " اہداف " کا لفظ بھی موجود ہے یعنی رہبر دوسرے افراد میں نفوذ کے ذریعہ مقصد تک پہونچ جائے اس بناپر دوسروں میں نفوذ کی توانائی کا رخ اہداف کی طرف ہوا کرتا ہے۔

ان تعریفوں کا نچوڑ یہ ہو سکتا ہے کہ " مقصد تک پہونچنے کے لئے دوسروں میں توانائی کے نفوذ کا نام رہبری ہے"۔

جو شخص دوسروں کی طرز سلوک وافکار میں نفوذ کرکے انہیں بدل ڈالے وہی رہبر ہے دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ جہاں نفوذ ہوگا وہیں رہبری کا وجود ہوگا اس تعریف کی بنیاد پر اگر بڑے بڑے رہبر بھی افراد میں نفوذ کی توانائی نہیں رکھتے تھے تو در حقیقت وہ رہبر نہیں ہیں انہی نفوذ کی غرض سے وغایت ہوتی ہے جس سے مقصد حاصل ہوتا ہے دوسرے زاویہ سے اگر دیکھا جائے تو رہبر اپنے پیروکاروں کو مقصد کی طرف ہدایت کرتا ہے یہ راہبری بغیر رہبر کے ممکن نہیں ہے مقصد تک پہونچنے کے راستہ اور اس کے مواقع سے رہبر کا آگاہ ہونا ضروری ہے۔ مقصد کے سلسلہ میں اسے لازمی اور ضروری علم واطلاع کا حامل ہونا چاہیئے۔اس بناپر رہبری کے لئے بنیادی شرط " بصیرت " ہے

حامل بصارت رہبری

رہبری کے باب میں ایک جدید نظریہ حامل بصارت رہبری کا نظریہ ہے۔ اس نظریہ کے مطابق صاحب بصیرت رہبر ایسی جادو دانی بنیاد رکھ دیتے ہیں جو دنیا کو بدل ڈالنے کی صلاحیت کی حامل ہوتی ہے۔ وہ ہمارے ایسے پیش رو افراد ہیں جو ناآشنا حلقوں کی گہرائیوں میں اتر کر جاں فشانی سے ہمیں ان جدید اہداف کی ہدایت فرماتے ہیں جن میں اکثر ناشناختہ ہوتے ہیں ایسے افراد جب اپنے ہاتھ میں قیادت کی باگ ڈور سنبھالتے ہیں تو تبدیلی پیدا کرنے میں پیادہ سپاہیوں کی طرح ہوتے ہیں (نی نوس، ص ۲۰)

مستقبل کی حقیقت واقعی کی تلاش کرلینا بصیرت ہے۔ تنظیم وادارہ کو جس سمت جانا چاہئے اسی سمت کے لئے صریحی بیان پیش کرنا بصیرت ہے۔ موجودہ حالت سے زیادہ مطلوب کامیاب اور اہم مستقبل کی نشان دہی بصیرت ہے۔ بصیرت کا تعلق ہمیشہ آئندہ سے ہوا کرتا ہے۔ بصیرت کے قدم وہاں پڑتے ہیں جہاں سے کل کا آغاز ہوتا ہے کیونکہ آپ اور دوسرے وہ افراد جو بصیرت میں شامل ہیں جو کام کرنا چاہتے ہیں بصیرت ان چیزوں کو بیان کردیتی ہے۔ آرگنائزیشن کے لئے مستقبل کا بہتر مطلوب تصور بصیرت ہے صحیح بصیرت وہ آئیڈیا ہے جو ایسی انرجی پیدا کرتا ہے کہ مہارت، استعداد اور اس کو عملی شکل دینے کے لئے لازمی منابع کے استعمال سے آئندہ کا آغاز ہوجاتا ہے۔ بابصیرت رہبری کے نتیجہ میں عدم اطمینان یا مبہم حالات کو افراد ممکن زمانہ کے بیشتر اوقات تک برداشت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ احساس مقصد، جہت اور فریضہ شناسی پیدا ہوجائے۔ بصیرت والے رہبر "جورج پرنیس" کے الفاظ میں اس فضا میں گذارتے ہیں جسے "اپنا تجربہ" کہا جاتا ہے وہ احساس کرتے ہیں، خطروں کا چیلنج قبول کرتے ہیں قانون توڑتے ہیں، حلقہ وصل پر ان کی نگاہ ہوتی ہے، نمونوں کی تشخیص کا عمل انجام دینے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ گہرائی سے سوچتے ہیں ایسے افراد تہوّر سے کام لیتے ہیں ہر چیز میں مسرت کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ تعجب خیز چیزوں کو دوست رکھتے ہیں ہر چیز کو بار بار ملاحظہ فرماتے ہیں ناممکن آرزووں کے حامل ہوتے ہیں اور ان سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں الجھنوں سے خوف نہیں کھاتے تصورات پر نظر رکھتے ہیں شہود کے انداز سے نظر ڈالتے ہیں، جوش سے کام لیتے ہیں اپنے ناخودآگاہ ضمیر سے رابطہ رکھتے ہیں۔ اپنے مکمل تجربہ سے مرتبط ہوتے ہوئے بہ ظاہر مربوط امور سے بھی استفادہ کرتے ہیں اپنے خوابوں کی تعبیر جانتے ہیں۔ (از گلی، ۷۵-۱۳)

لغت اور اصطلاح میں بصیرت

بصیرت" بصرہ" سے ہے جس کے معنی " اشیاء اور امور کا شفاف اور روشن علم کے ہیں (ابن

فارس، ج۱، ص ۲۵۳ یہ آگاہی کبھی محسوس رویت سے پیدا ہوتی ہے جسے " بصر " کہتے ہیں جس کی جمع "ابصار" ہے اور کبھی " دل کے شفاف ادراک کی طاقت " پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جس کا نام " بصیرت " ہے اور اس کی جمع " بصائر " ہے (راغب اصفہانی، بی تا، ۴۵، ۴۶)

مجمع البیان کی تعبیر کے مطابق بصیرت وہ بینش ہے جس کے ذریعہ واقعیت کو اس کی اصلی شکل میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے (طبرسی، ج۱، ص ۴۳) معاصر لغت میں بھی لفظ بصیرت، تشخیص تمیز اور فہم و بینش کے معنی میں بولی جاتی ہے۔ (آذر نوش، ۱۳۸۲، ۵، ۳۹)

اہل تفسیر کی اصطلاح میں بصیرت ایسی نظر کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ حق و باطل میں تمیز ہوسکے (طباطبائی، ج۳، ص ۲۱۹) اسی وجہ سے قرآن اور آسمانی کتابوں میں لفظ بصائر کا استعمال موجود ہے (انعام، آیت ۱۰۴)

جتنے موارد بیان کیے گئے ہیں ان تمام میں لفظ بصیرت کا استعمال ممکن ہے علم و آگہی اور قلبی بصیرت والا جو رہبر تشخیص کی قدرت اور بلند نظری کا حامل ہو وہ حقیقی معنی میں صاحب بصیرت قائد ہے۔

کار آمد رہبری کی بنیادی شئے بصیرت ہے جو مستقبل اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری اقدامات کو اچھی طرح درک کرسکتا ہو یہ اصطلاح اس کی توصیف کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ مستقبل کے واضح ادراک اور اس کے شرائط کو سمجھے بغیر جو کوئی اقدام نہیں کرسکتا وہ کامیاب رہبری کا حامل نہیں ہے۔

حامل بصیرت قیادت کا نمونہ

پیغمبر اکرمؐ پوری دنیا کے لئے مقتدا اور نمونہ ہیں آپ بصیرت کی بنیاد پر ہدایت و قیادت پر مامور تھے۔

"قُل هٰذهِ سبیلی اَدعوا الی الله علیٰ بصیرة اَنا وَمَن اتَّبعنی وسبحان الله ومَا اَنَا من المشرکین" (سورہ یوسف، آیت ۱۰۸) اے پیغمبرؐ آپ کہہ دیجئے کہ ہم اور ہماری پیروی کرنے والوں کی روش یہ ہے کہ ہم تمہیں آگاہی اور بصیرت کی بنیاد پر راہ خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں (اور یہ کہہ دیجئے) کہ خدا منزہ اور پاک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔

یعنی اگر میں زبردستی یا جہل کی بناپر لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دوں گا تو حقیقت میں خدا پر نقص وارد کرنے والا بن جاؤں گا اور اس طرح شرک کا ارتکاب ہوجائے گا۔ اس بناپر ممکن ہے کہ انسان روش میں مشرک ہو۔

ایک سچے رہبر کا فریضہ ہے کہ وہ اپنا لائحہ عمل اور مقصد صراحت کے ساتھ بیان کردے خود وہ اور

اس کے پیروکار ایک معین لائحہ عمل کی پیروی کریں ایسا نہ ہو کہ ان کے مقصد اور روش پر ابہام کا ہالہ پڑا ہو اسی طرح ایک دینی رہبر کا اپنے اعتقاد کے مخالفین سے واضح فاصلہ بھی رکھنا ضروری ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں" لایحمل ھذا العلم الا اھل البصر والصبر والعلم بمواضع الحق" (نہج البلاغہ، خطبہ، ۱۷۳) اسلام کے دفاع کا پرچم وہ اٹھائے جس میں تین خصوصیتں موجود ہوں پہلے یہ کہ اس کے مسائل اور احکام میں بصیرت کا مالک ہو۔ دوسرے یہ کہ انسانی بصیرت اور آگاہی اسے جن ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے مہمیز کرے ان کے عوارض کے سلسلہ میں وہ صابر اور بردبار رہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ وہ صرف معیار ہی سے آگاہ نہ ہو بلکہ اس کے مصادیق پر تطبیق کا علم بھی اسے حاصل ہو۔

اسلامی قیادت اپنے پیروکاروں کو اتنا صاحب رشد (ہوش) بنادے کہ وہ بصیرت وآگاہی کے ساتھ فرمانبردار بن جائیں ایسی توانائیوں کے ذریعہ اسلامی اقدار کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔

اس بنیاد پر جس کے ہاتھ میں معاشرہ کی باگ ڈور ہو اس رہبر اور پیشوا کے لئے کافی حد تک بینائی اور بصیرت لازمی ہے تاکہ اس کے ذریعہ سماج کی ہدایت اور ادارت کا کام اچھی طرح انجام پذیر ہو۔

امام خمینیؒ کی قیادت میں بصیرت

مندرجہ بالا سطور میں بصیرت کے جو معنی بیان کیے گئے ہیں ان کی روشنی میں ان کے مشخصات اور اہم نکات کی معرفت ضروری ہے تاکہ اس کی روشنی میں امام خمینیؒ کی روش کا مطالعہ کیا جاسکے وہ اہم باتیں کچھ اس طرح ہیں۔

۱۔ دوراندیشی اور مستقبل نظری

۲۔ مستقبل کے لئے منصوبہ بندی اور دوراندیشی

۳۔ واقعات کی ماہیت کی شناخت اور پیش آنے کے بعد ان سے مقابلہ میں ہوشیاری

۴۔ صالح اور غیر صالح افراد کی پہچان (اچھے اور برے کی پہچان)

۵۔ دشمن اور ان کی سازشوں کی پہچان

۶۔ حالات اور فرائض کی معرفت

ایک۔ دوراندیشی اور مستقبل نظری

آپ کی بصیرت کی ایک اہم چیز دوراندیشی ہے آپ نے مختلف اوقات میں جو فرمایا ہے اسے ہم اس

مضمون میں پیش کریں گے۔

ا۔ افغانستان میں سابقہ روس کی شکست

امام خمینیؒ نے مکتب اہل بیتؑ، سے روشنی حاصل کرتے ہوئے سیاسی دور اندیشی سے افغانستان میں سابقہ روس کے حملہ کی فوجی شکست کی پیشین گوئی کی تھی آپ نے فرمایا:

ایک دن روس کا سفیر میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ افغانستان ہم سے مدد مانگ رہا ہے ہم افغانستان میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ کیا افغانستان کو لے لینا ممکن ہے؟ تم یہ سمجھ لو کہ وہاں تک نہیں پہونچ سکتے جب تک ملت نہیں چاہے گی کوئی کام ممکن نہیں ہے اب وہ سمجھ گئے ہیں لیکن انکا پیر پھنس گیا ہے اور میں نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوگا (امام خمینیؒ، الف: ۱۲، ۳۰۳ و ۳۰۴)

حضرت آیت اللہ خمینیؒ نے اس سال یہ پیشین گوئی کی تھی کہ سرخ لشکر شکست کھاجائے گا اور لوگوں نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔

۲۔ کمیونزم کا بکھراؤ اور مغرب کی طرف اس کا رجحان

امام خمینیؒ نے سابقہ روس کے بکھرنے سے پہلے اپنے خط میں "گورباچوف" کو مغرب کے دامن میں پناہ لینے سے منع کیا تھا اور کمیونزم کی ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کی خبر دی تھی آپ اپنے پیغام کے ایک حصہ میں فرماتے ہیں۔

چین کے رہبر اولین نے کمیونزم پر ایک ضرب لگائی تھی اور آپ دوسری اور علی الظاہر آخری ضرب لگا رہے ہیں۔ کمیونزم کے نام پر دنیا میں کوئی چیز باقی نہیں ہے کیونکہ ہم آپ سے واقعاً چاہتے ہیں کہ مارکس ازم کے خیالات کی دیواروں کے ٹوٹنے کے بعد آپ مغرب اور بڑے شیطان کے چنگل میں پھنس جائیں۔ (امام خمینیؒ، الف: ۲۱ / ۲۲۱)

۳۔ عراق کے کویت جیسے ملک پر حملہ کی پیشین گوئی

امام خمینیؒ نے خطہ کے تمام ملکوں کو ہمیشہ نصیحت کی اور صدام کی مدد سے منع فرمایا۔ خلیج فارس کے کنارے آباد ملکوں کی صدام کی بے شمار مدد کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا:

"خدانخواستہ اگر صدام آگے بڑھ گیا تو آپ سب کو آگ میں کھینچ لے جائے گا۔ صدام ایسے نیچر کا آدمی ہے اس کی نفسیات میں تباہ کاری، آدم کشی اور جرائم کے جراثیم پائے جاتے ہیں خدانخواستہ اگر اس کو قابو حاصل ہوگیا تو وہ حجاز کو ختم کردے گا، شام کو نیست و نابود کردے گا۔ خلیج فارس میں واقع ممالک اور

کویت کو بھی تباہ وبرباد کرکے چھوڑے گا" (امام خمینیؒ، الف: ۱۷، ۸۴، ۸۵)

۴۔ عراق اور ایران کی جنگ

امام خمینیؒ نے احیاء اسلام اور تشکیل نظام اسلامی کے لئے میدان جدوجہد میں جب قدم رکھا تو اس وقت وہ سمجھ چکے تھے۔ انہوں نے بڑے سخت راستہ کا سفر شروع کیا تھا اس راستہ میں ہمیشہ دشمنان اسلام اور راہ اسلام میں آنے والی رکاوٹوں کا سامنا ہوگا۔

۲۲ بہمن ۱۳۵۷ میں انقلاب اسلامی کی کامیابی کے بعد بلافاصلہ نظام اسلامی کی بنیاد رکھ دی گئی اس کے بعد آپ کو یقین تھا کہ اس نظام کی تشکیل اور ساری دنیا میں احیاء اسلام کی موج پھیلانے کے لئے سخت قیمت چکانی پڑے گی۔ آپ طرح طرح کی سازشوں کے منتظر تھے۔ اس بنا پر حکیم دور اندیش سیاست داں تیز بین اور مستقبل پر نظر رکھنے والے عالم کی حیثیت سے آپ نے اسلامی انقلاب کے زمانہ کے لئے بہت سے حوادثات کی پیشین گوئی کی اور گرداب حوادث سے کامیاب وکامران نکل جانے کے لیے ضروری یاددہانیوں اور مناسب تمہیدات کا سہارا لیا۔

ایران پر زبردستی لادی جانیوالی جنگ کی پیشین گوئی بھی آپ نے کئی مہینہ پہلے کردی تھی آپ کے ذہن میں کس زمانہ میں یہ تصور آیا اسے یقین سے کہنا مشکل ہے لیکن جو مسلم ہے وہ ۲۸ فروردین ۱۳۵۹ یعنی ۱۵۹ دن پہلے ہے جبکہ عراقی جارحیت میں ابھی پانچ مہینہ سے زیادہ دن باقی تھے۔ امام خمینیؒ نے ایک ملاقات میں شہر کی سیکوریٹی گارڈ کے ممبران سے اس جنگ کے خدشہ کا تذکرہ کیا تھا اور عوام نیز مسلح افواج پر بہت زور دیکر کہا کہ وہ دشمن کے کسی بھی امکانی حملہ کے لئے تیار رہیں۔

جن باتوں کے پیش نظر آپ نے یہ پیشین گوئی کی تھی وہ چنداں مشکل نہ تھیں امام خمینیؒ یہ جانتے تھے کہ احیاء اسلام اور اصلی نظام اسلامی کی تشکیل کے لئے اسلامی انقلاب کے نام پر جو چیز سامنے آئی ہے اس نے نہ صرف استعماری طاقتوں اور دشمنان اسلام کو ان کے چنگل سے نکالا ہے بلکہ پوری دنیا میں مغرب اور دشمنان اسلام کے غروب کا بگل بجادیا ہے اگر یہی حالات باقی یا جاری رہے تو دنیائے اسلام پر مغرب کا سیاسی تسلط اور اسلامی ممالک کے ذخائر کو لوٹنے والی استعماری طاقتوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جن طاقتوں نے اسلامی اور مشرقی ممالک میں صدیوں سے تسلط اور غارت گری کا بازار گرم کر رکھا تھا وہ ایسے حالات پیدا ہونے اور انہیں برداشت کرنے کے حق میں نہیں ہیں وہ اپنے ردعمل کا ضرور اظہار کریں گی۔

آپ نے ۲۸ فروردین کو شہری سیکورٹی گارڈ کے ممبران کے سامنے اس جنگ کی پیشین گوئی کی اور اس سے مقابلہ کا راستہ بھی بتایا۔ آپ نے فرمایا کہ قوم اور دفاعی طاقتیں اس کے لئے تیار ہیں وہ اپنے

اقتدار کا اس طرح اظہار کریں کہ دشمن خوف زدہ ہو جائے اور ایسی جنگ کا ارادہ چھوڑ دے۔

آج ہم دنیا کی بڑی طاقتوں سے روبرو ہیں یہ دفاع کا وقت ہے۔ جب کسی شہر پر حملہ ہوتا ہے تو باشندگان شہر اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے کوئی شرط بھی نہیں ہوتی سب کو دفاع کرنا چاہئے اگر لوگ ہماری اسلامی مملکت پر حملہ کرتے ہیں اور جارحیت کرنا چاہتے ہیں تو عورت، مرد چھوٹے، بڑے ملک کے تمام افراد پر دفاع واجب ہے یہاں کسی طرح کی کوئی قید وشرط نہیں ہے۔

آمادہ رہنے کا مطلب یہ ہے کہ افراد کی قوت اور دوسری قوتوں کے ساتھ ہمیں تیار رہنا چاہئے جیسا کہ قرآن کریم نے ہمیں حکم دیا ہے ہماری تیاری ایسی ہونی چاہئے جس سے دشمن خوف زدہ ہوں۔ حملہ آور ہماری قوت سے ڈر جائیں لیکن آج جو ہم تیار ہونا چاہتے ہیں تو ہم سب یعنی بیس ملین تیار رہیں تمام جوان تمام افراد اپنا کام انجام دیں اپنے آپ کو آمادہ رکھیں اور دشمن سے مقابلہ کو مد نظر رکھیں۔ وہ ہر طریقہ سے تیار ہو کر آئے گا تو ایسے موقع پر ہم دشمن کے دل میں خوف پید کر دیں ہمارے تمام افراد تمام فوجیں تمام پارٹیاں تیار رہیں اور قوت ایمان بھی زیادہ ہو۔

کسی ملک میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے یہ ملک ایسے موقع کے لیے وہ تمام چیزیں تیار رکھے گا۔ ہمارے پاس سب چیزیں ہونی چاہئیں اور بحمد اللہ ایران کے پاس چیزیں موجود ہیں ماڈرن سازوسامان بھی ہے اور سب سے بڑھ کر قوت ایمان ہے آپ اس رخ سے اپنی تربیت اور تذکیہ کا انتظام کیجئے (امام خمینی، ۱۲/۲۴۳-۲۳۹)

امام خمینیؒ نے بصیرت، ایمان کی طاقت اور تیز بینی کی بنا پر کچھ اہم نصیحتیں کی ہیں مثلاً:

ایک۔ نصیحتیں

۱۔ زن ومرد، چھوٹے بڑے سب کا آمادہ رہنا ضروری ہے تمام مکلّف دفاع کی منزل میں ہیں۔

۲۔ جنگ کی روک تھام کے لئے پہلے سے اپنے اقتدار کی نمائش

۳۔ تیس ملین فوج کی تشکیل

۴۔ دفاع کے لئے ضروری سامان کی فراہمی

۵۔ تربیت اور تذکیہ کے سایہ میں ایمان کو قوی بنانا

یہ مستقبل اندیشی اور پیشین گوئی امام خمینیؒ کی بلند اور معنوی روح وشخصیت کی دین اور اللہ پر بھروسہ کا نتیجہ ہے آخری مسئلہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دوراندیشی اور مستقبل بینی کے ساتھ ساتھ ایک اور بلند طریقہ بھی آپ کے پیش نظر تھا۔ کیونکہ جنگ کی پیشین گوئی کے ساتھ ساتھ آپ ایسی تدبیریں بھی بتاتے ہیں جن کا تصور اس زمانہ میں شاید لوگوں کے ذہنوں میں نہ آیا ہو مختلف مسائل میں

آپ کی بلند نظری قابل ملاحظہ ہے۔ فوج کو ختم کرنے کی مخالفت، ملت کے اتحاد کی دعوت، امریکہ کا تعارف، شیطان بزرگ کی صفت سے کرنا وغیرہ۔

دو۔ مستقبل کی منصوبہ بندی اور دور اندیشی

انقلابی تحریک کے کمال کی منزل تک پہونچنے کے بعد لازمی لیڈر کی تربیت کو آپ انقلابی تحریک کے لیے معاون سمجھتے تھے چونکہ اس سے قبل عوام نے دو تلخ تجربے کئے تھے ایک تو " دورہ مشروطیت " جو انگریزوں کے فائدے اور پہلوی حکومت کے استقرار واستحکام پر تمام ہوا۔ اور دوسرے " صنعت نفت کا ملی ہونا" کہ جس کی صحیح رہبری نہ ہونے کی وجہ سے اپنے عالی مقصد تک نہیں پہونچ سکا۔

تین۔ واقعات کی شناخت اور ہوش مندی

چیزوں کی شناخت، تشخیص واقعات واحزاب، اور ان کے مد مقابل مناسب رد عمل کا اختیار کرنا امام خمینیؒ کی فراست وبصیرت کا نتیجہ تھا یہ اکتسابی سے زیادہ ان کی ذاتی خصوصیت تھی اس طرح کی ہوشمندی کی مثالیں اتنی زیادہ ہیں کہ اس مختصر مضمون میں ان کا احاطہ ممکن نہیں ہے۔

ا۔ منافقانہ واقعات کی شناخت

امام خمینی استعمار والحاد کی کھلم کھلا مخالفت کرتے تھے لیکن منافقین کے سلسلہ میں ان کا رویہ اس سے مختلف تھا آپ نے غیر اسلامی اور مخالف اسلام ماہیت کی کافی حد تک ضروری تحقیق کے بعد خط نفاق کو بخوبی سمجھ لیا تھا چونکہ آپ ایک نکتہ سنج اور زمانہ شناس قائد تھے اس بناپر امور کے نتائج سے باخبر تھے۔ نفاق کی مخالفت میں آپ نے صرف عدم تائید" پر اکتفا کیا کیونکہ اس زمانہ میں نفاق کو اتنی اہمیت اور عمومی مقبولیت حاصل تھی کہ بہت ہی کم افراد کو ان کی خیانت اور دو رخی چال پر یقین آتا تھا۔ آپ کی ذہانت اور طریقۂ کار کی آگاہی نے آپ کو ایسا طریقہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا کہ آپ کے مددگار بکھراؤ سے بچ گئے اور یہ طریقۂ کار آپ کی دور اندیشی اور شناخت کی دلیل بن گیا، نجف اشرف میں منافقین کا واقعہ نفاق کا بہت بڑا نمونہ تھا۔ انہوں نے اپنی ابتداء، انتہا اور ذمہ داریوں کی شناخت کو واضح کئے بغیر نجف میں ایسی زمین ہموار کرلی تھی کہ علمی اور سیاسی اہم شخصیات عمومی طور پر ان کے حامی بن گئے تھے۔ انہوں نے اس طرح امام خمینیؒ کی حمایت حاصل کرنے کا راستہ ہموار کیا اور چاہا کہ آپ کی حمایت کی سند ان کے ہاتھ لگ جائے لیکن آپ نے بہت تامل اور بصیرت کا ثبوت دیا، متون تحریر اور ان کے آثار سے ان کے پرفریب چہروں کو بے نقاب کردیا اپنے ایک جملہ سے آپ نے منافقین کی سعی وکوشش کے محلّات کو

زمین بوس کر ڈالا آپ نے فرمایا" ہم تمہارے خلاف اور نفی میں کچھ بولنے سے گریز کر رہے ہیں تم لوگ بس اسی پر راضی رہو" (وجدانی، ج،۲ ص ۱۲۴)

بقول علّامہ شہید مرتضٰی مطہری:

اگر امام خمینیؒ نے اس وقت ان کی تائید اور حمایت میں کچھ کہا ہوتا تو آج ہمارے پاس کچھ بھی نہیں پہونچتا، یہ بڑی واضح بات ہے اس وقت بہت سے افراد نے ان کی حمایت کی تھی مگر صرف امام خمینیؒ کی ذات ایسی تھی جس نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا یہاں تک کہ انقلاب کامیاب ہوگیا (وجدانی، ج، ۲، ص ۱۲۴)

۲۔ ملاقاتوں میں ہوشیاری

تحریک اور رہبری کی اپنی تاریخ میں امام خمینیؒ نے معاشرہ کے خالص مذہبی رجحان اور روحانیت و مرجعیت کی قدرت کو غیر خالص واقعات اور ان کے مقاصد کے لئے پل نہیں بننے دیا۔ آغاز تحریک سے طویل مدت تک ایسے واقعات رونما ہوئے لیکن آپ نے تمام مراحل میں ان واقعات کو رد نہ کرنے اور دینی تحریک کے خلاف کوئی مرکز نہ بننے دینے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے ہر طرح کے غلط فائدہ اٹھانے کا راستہ بند کر دیا۔

پیرس میں مختلف شخصیتوں اور گروہوں کی طرف سے لوگ امام خمینیؒ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے ان ملاقات کرنے والوں میں ایک بار انجینئر بازرگان اور آقائے سنجابی بھی تھے یہ لوگ ایک وفد کے ساتھ تشریف لائے تھے آپ نے فرمایا کہ میں کسی سے پارٹی کے عنوان سے ملاقات نہیں کروں گا اگر ایک ایرانی کی حیثیت سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں تو جیسے سب سے ملاقات کرتا ہوں ان سے بھی ملاقات کرلوں گا وہ ایک عام ایرانی کی حیثیت سے آپ سے ملاقات کرنے تشریف لائے اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی آپ سے ملاقات کے لئے آیا تو آپ نے چند دوسرے افراد کو بھی اس ملاقات میں شرکت کی دعوت دی تاکہ کسی کے ذہن میں یہ بات نہ رہ جائے کہ فلاں گروہ نے آپ سے کوئی خصوصی مذاکرہ کیا تھا۔ (حوالہ سابقہ، ج ۱، ص ۵۷)

شاہ کے فرار کے بعد سلطنت کے تحفظ کے لیے منصوبہ بنانے والوں نے فوراً سلطنت کی ایک کمیٹی کا منصوبہ پیش کر دیا آپ نے بلا فاصلہ اپنے ایک پیغام میں فرمایا کہ ایران کی عظیم ملت پورے ایران میں جلوسوں اور مظاہروں کے ذریعہ ایسے نظام کو خود ہی دفن کر دیگی اس طرح آپ نے سلطنت کی غیر قانونی مجلس مشاورت کی مخالفت کی اور کئی بار آپ نے " اسلامی جمہوریہ" کی پشت پناہی کا اعلان فرمایا (امام

خمینیؒ، الف، ۵/ ۷۷ ۴)

۲۸ دی کو دنیا کی خبر رساں ایجنسیوں نے رئیس شوریٰ سلطنت جلال الدین تہرانی کے بختیار کی طرف سے نمائندگی کی عزیمت کی خبر دی، امام خمینیؒ نے اسی دن یہ اعلان کر دیا کہ اس کی قبولیت کی شرط یہ ہے کہ وہ شورائے سلطنت سے استعفیٰ دیدیں۔ بختیار کی حکومت سے تفاہم کے لئے کسی طرح کا مذاکرہ قابل قبول نہیں ہے۔ جلال الدین تہرانی نے ۱۳۵۷ھ ش میں اسی دن استعفیٰ لکھا لیکن اس میں شوریٰ کے غیر قانونی ہونے کی طرف کوئی اشارہ نہ تھا آپ نے اپنے بیٹے کے ذریعہ ان تک پیغام بھیجا کہ " جب تک استعفی میں اس نکتہ کی صراحت نہیں ہو گی ان سے ملاقات کی اجازت نہیں دیں گے " انجام کار تہرانی نے مجبوراً اپنے خط کی اصلاح کی اور اسی دن عصر کے وقت ایک مختصر سی ملاقات میں انہوں نے رہبر انقلاب کی خدمت میں اپنا استعفیٰ پیش کر دیا پھر تو سفارت امریکہ، وہائٹ ہاؤس کے خصوصی گروپ، شاہ، علی امینی، شاپور بختیار وغیرہ نے جو شورائے سلطنت کی تشکیل کا سبب تھے، مہینوں سر مارا اور صرف سات دن کے اندر امام خمینیؒ کی دور اندیشی اور تلقین کی بناپر ان کا بنایا ہوا منصوبہ برباد ہو گیا اور ان کی فائل وہیں بند ہو گئی۔ (امام خمینیؒ، ص ۱۲۱)

چار۔ صالح اور غیر صالح کی پہچان

اگر کوئی شخصیت تمام اصولوں کی پابند ہو لیکن دوست دشمن کی پہچان میں بصیرت نہ رکھتی ہو تو پہلے ہی مرحلہ میں اسے ضرر پہونچنے اور اندر سے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ انقلاب اسلامی بھی اپنے تمام مراحل میں دوست کے لباس میں اعلانیہ یا غیر اعلانیہ ان دشمنوں سے روبرو تھا جو انقلاب اور اس کے اعلیٰ اہداف کے مخالف تھے، امام خمینیؒ اپنی بصیرت اور دور بین نگاہوں سے ان تمام دشمنوں اور منحوس سازشوں کو پہچانتے تھے۔ آپ نے اپنے ارشادات اور صاف و شفاف مواقف کے ذریعہ ان کی سازشوں کے تار و پود بکھیر دیئے۔

آیت اللہ خمینیؒ اپنے اجتہاد سے دوست و دشمن، صالح وغیرہ صالح افراد کو جانتے تھے آپ فرماتے ہیں:

" اگر ایک شخص حوزہ علمیہ کا بھی ہو لیکن معاشرہ کی مصلحت سمجھنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو نیز صالح، مفید اور غیر صالح میں تشخیص نہ دے سکتا ہو سیاسی اور اجتماعی مسائل میں صحیح بصیرت اور قدرت نہ رکھتا ہو تو ایسا شخص اجتماعی اور حکومتی مسائل میں مجتہد نہیں ہے اور وہ معاشرہ کی باگ ڈور سنبھالنے کا مستحق نہیں ہے" (امام خمینیؒ، الف: ۲۱ / ۱۷۸)

امام خمینیؒ کے ایک دوست نے بیان کیا کہ شہید آقائے مصطفی خمینی کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: جب کوئی میرے پاس آکر بات کرنا شروع کرتا ہے تو اس کی بات تمام ہونے سے پہلے میں اس کا مدعا سمجھ جاتا ہوں مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے پاس کون سا منصوبہ ہے اور وہ کیا نتیجہ پیش کرنا چاہتا ہے۔ (ستودہ، ج ۲، ص ۳۲۱)

پانچ۔ دشمن اور اس کی سازشیں

منادیان حق و باطل کے درمیان ہمیشہ سے معرکہ آرائی جاری رہی ہے کیونکہ لشکر کفر و باطل ہمیشہ حق کی بنیادوں کو ختم کرنے اور چراغ ایمان کو خاموش کر دینے کے درپے رہا ہے اسی وجہ سے مومن ان کے سامنے صف آرائی کرتے ہیں انقلاب اسلامی کی کامیابی کے ابتدائی دنوں سے ایران میں ہم نے یہ منظر دیکھا ہے۔

ایک مقتدر نگراں کی طرح امام خمینیؒ نظام جمہوری اسلامی (اسلامی جمہوریہ نظام) اور دنیا کے حالات کو دیکھ رہے تھے وہ دشمن کو اچھی طرح پہچانتے اور ان کی سازشوں سے واقف تھے دنیا کی خبر رساں ایجنسیوں اور آلات سے اندرون وبیرون ملک کی خبریں دریافت کرکے بہت جلد نظام اسلامی کے دشمنوں کی خبر لے لیتے تھے اور صحیح موقع پر انہیں ناکام بنانے کے لئے مناسب رد عمل اور منطقی موقف اختیار کرتے تھے آپ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ نظام جمہوری اسلامی کا اصلی دشمن امریکہ ہے اس وجہ سے آپ اسے "بڑا شیطان" کے نام سے یاد کرتے تھے اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:

" آپ سب کو معلوم ہے کہ مشرق اور مغرب کے طاقتور بازی گر خصوصاً امریکہ، جمہوری اسلامی کے زخم خوردہ سانپ ہیں انہوں نے اول انقلاب سے اب تک حیلوں کے ہر ممکن تیر استعمال کر ڈالے۔ فوجی حملہ سے لیکر نظام پلٹ دینے کی فوجی سازش تک اہم شخصیتوں پر دہشت گردانہ حملہ سے لیکر کھیتوں اور دکانوں میں آگ لگانے تک، کوچہ و بازار میں بم بلاسٹ سے لیکر چوری زیادتی تک اور سب سے بڑھ کر ہماری مقابلہ کرنے والی قوم میں نفسیاتی کمزوری پیدا کرنے کے لئے طویل پروپگنڈہ تک ہر طرح کے جھوٹ اور الزام تراشی کا سہارا لیا لیکن بحمد اللہ ان کا کوئی ایک تیر بھی نشانہ پر نہیں بیٹھا اور اس کا الٹا ہی اثر ہوا ایسے زخمی سانپوں سے ہمیں غافل نہیں رہنا چاہئے۔ (امام خمینیؒ، الف: ۱۹/ ۱۷ ۳)

چھ۔ دشمن کے نقشہ سے ہوشیاری

غیروں سے مقابلہ کرکے انسان کا ان کے منصوبوں اور سازشوں سے ہوشیار رہنا ضروری ہے اگر

امام خمینیؒ کو کبھی زیادتی کا احتمال بھی ہو جاتا تھا تو آپ اسے یقین سمجھ کر لوگوں کو ہوشیار اور آمادہ رہنے کی بڑی تاکید کرتے تھے آپ فرماتے ہیں:

ہماری سب سے بڑی سادہ لوحی اور بھولا پن یہ ہے کہ ہم دنیا کو ہڑپ لینے کی نیت رکھنے والے افراد خصوصاً امریکہ اور روس کے لیے یہ سمجھ بیٹھیں کہ وہ اسلام سے دست بردار ہو گئے ہیں ہمیں کسی بھی وقت دشمن کی مکاری سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ (امام خمینیؒ، الف: ۹۰)

دوسرے موقع پر اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا:

جس نکتہ پر ہم سب کو دھیان دینے اور اسے غیروں کے مقابلہ میں اسی سیاست کی اصل واساس قرار دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دشمن اور دنیا کو ہڑپ کر لینے کی فکر میں رہنے والی طاقتیں کہاں تک اور کب تک ہمیں برداشت کرتی ہیں اور وہ کس حد تک ہماری آزادی قبول کرتی ہیں؟ آپ اس کا یقین رکھیں کہ وہ ہماری الٰہی ومعنوی قدروں اور حیثیتوں کی تبدیلی کے علاوہ اور کچھ نہیں پہچانتیں قرآن کے مطابق " وہ تم سے جنگ اور مقابلہ کرنے سے کبھی باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے روگردان کر دیں"۔ (حوالہ مذکورہ، ۹۰)

سات۔ حالات وفرائض کی پہچان

رہبروں کو زندگی کی راہ میں پیش آنے والے واقعات وحوادثات کے سلسلہ میں ان کا اپنے فرائض کی پہچان اور اپنے زمانہ سے آگاہی ان کی بصیرت کی علامت ہے ہر قائد کے لئے زمانہ شناس ہونا، معاشرہ کی تاریخی حیثیت اور زمانہ کے تقاضے اور حالات کی بخوبی پہچان بہت ضروری ہے۔ انسان زمانہ کو جتنا زیادہ پہچانتا ہوگا وہ آنے والے حادثات کی اتنی ہی بہتر انداز سے پیشین گوئی بھی کر لے گا۔ امیر المومنین علیہ السلام کے قول کے مطابق "وہ زمانہ کے اوج کے موقع پر حیرت زدہ نہیں ہوتا" اس طرح زمانہ اور اس کے تقاضوں سے واقف قائد اپنے فرائض کی تشخیص بڑی آسانی سے کر لے گا اور مشتبہ امور کے حملوں کا شکار نہیں ہوگا۔

"العالم بزمانہ لاتہجم علیہ اللوابس" (مجلسی، ج ۷۸، ص ۲۶۹)

جو زمانہ شناس ہوتا ہے اسے مشتبہ امور غافل نہیں بناتے۔

رہبری کی توفیق کا لازمہ زمان ومکان کے حالات وشرائط کی معرفت ہے امام خمینیؒ کو بہت سی مہارتیں حاصل تھیں منجملہ وہ اپنے مطالعات کی بنیاد پر ایران کی عصری تاریخ سے خوب واقف تھے، اخبارات بولٹین اور رسالوں کا مطالعہ فرماتے، ریڈیو، ٹیلی ویژن کی خبروں خصوصاً اغیار کے ریڈیو اور

تبصروں پر نظر رکھتے تھے اس کے علاوہ حکومت کے عہدہ داروں کی رپورٹ بھی آپ کے پیش نظر ہوتی تھی ان تمام باتوں کی بدولت آپ ملک اور دنیا کے حالات سے مکمل طور پر آگاہ تھے اور بصیرت کے ساتھ ایران کا نظم ونسق سنبھالتے تھے۔

جب ایران کے پہلے صدر، بنی صدر کا زمانہ تھا امام خمینیؒ اس کے انحرافات کو دور کرنا چاہتے تھے جناب احمد خمینی مرحوم اس بحرانی دور کے متعلق فرماتے ہیں:

امام خمینیؒ تمام اخبارات وجرائد ورسائل کا اس قدر غور سے مطالعہ کرتے تھے کہ کبھی کبھی آپ کی آنکھیں دکھنے لگتی تھیں جب ماجرا ختم ہوگیا تو آپ نے فرمایا: اب اخبارات کے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ سیکورٹی فورس، کوتوالی، فوج، پولس کی رپورٹ اور جمہوری اسلامی کی خبریں بھی بہت غور سے پڑھتے تھے دفتر میں تجزیہ نامے اور ٹیلیگرام بہت آتے تھے ادارے ٹھیک ہوگئے تو پھر ان کا آنا بھی کم ہوگیا وہ تقریباً پانچ سو تھے۔

جن خطوں کو مشخص کر دیا جاتا تھا انہیں امام خمینیؒ کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔۔۔ میں جو رپورٹ پیش کرتا تھا یہ سب اس کے علاوہ تھی۔ تمام جلسوں کے ہفتہ وار نتائج بھی آپ کے سامنے پیش کرتا تھا آخر زمانہ میں آپ داستان وغیرہ جیسی چیزیں نہیں پڑھتے تھے۔ جب آپ نجف میں تھے اس وقت روزانہ سیکڑوں کتابوں کے سیکڑوں صفحات کا مطالعہ کرتے تھے چاہے وہ قصوں اور واقعات کی کتابیں ہوں یا اجتماعی موضوعات کی۔ آپ نے بہت ساری مشہور داستانوں کو بھی پڑھ ڈالا تھا۔ اسی طرح وہ کتابیں بھی پڑھا کرتے تھے جو سیاسی یا اجتماعی مسائل پر مبنی ہوتی تھیں مثلاً پنڈت جواہر لال کی زندگی پر مبنی کتاب "نگاہی بہ تاریخ جہان نہرو" کا بھی مطالعہ کر ڈالا تھا۔

آپ کو مطالعہ کا بڑا شوق تھا اور کبھی کبھی اتنا مطالعہ کرتے تھے کہ آنکھیں تھک جاتی تھیں ہمیں یاد ہے کہ گرمیوں کی چھٹی میں ہم تہران یا کسی دوسرے شہر جاتے تھے آپ مختلف موضوعات کی اتنی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے کہ کتاب لانے والے بھی تھک جاتے تھے آپ نے اکثر بڑی داستانوں کی کتابیں مثلاً " بینوایان" کا مطالعہ کیا تھا۔ سیاسی اور اجتماعی موضوعات پر دنیا کے بڑے مصنفین کی کتابوں کا بھی آپ نے مطالعہ فرمایا تھا۔ تاریخ مشروطہ سے بھی بخوبی واقف تھے۔ (ستودہ، ج ۱ ص ۱۰۶ و ۱۰۷)

امام خمینیؒ چونکہ فقہی مرجع بھی تھے اس بنا پر اپنا فریضہ بھی اچھی طرح جانتے تھے موضوعات اور حالات کو پہچانتے تھے اسی وجہ سے اپنے فریضہ اور حکم شرعی کا بھی استنباط کرتے تھے پھر اسی کی بنیاد پر عمل بھی کرتے تھے۔ جس فقیہ نے اپنی عمر کا خاصہ حصہ فقہ وفقاہت کے درمیان گزار دیا ہو اس کے لیے حکم الٰہی کی پہچان بہت دشوار کام نہ تھا۔ حالات کی جو شناخت آپ کو حاصل تھی اس کی بنیاد پر حکومت کے

بارے میں شرع مقدس اسلام سے آپ حکم کا استنباط کر لیا کرتے تھے اس طرح آپ حکومت کے حدود میں فقہ سے عملاً استفادہ کرتے تھے اس طرح آپ نے " سیاست، دین سے ایک جدا شے ہے " جیسے استعماری نظریہ پر خط بطلان کھینچ دیا تھا۔

عوام کو بصیرت عطا کرنا

امام خمینیؒ چونکہ ایک صاحب بصیرت قائد تھے اس بناپر قیادت کے فرائض کے مطابق مختلف مناسبتوں کے اعتبار سے عوام کی رہنمائی اور بصیرت عطا کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ آپ نے تحریک کے آغاز سے ۱۳۵۷ھ ش کی کامیابی تک پھر دفاع کے آخری زمانہ اور اپنی وفات تک مختلف طریقوں سے عوام کو لازمی بصارت کا درس دیا انقلاب اسلامی کی کامیابی سے پہلے اپنے نمائندوں کے درمیان ستم شاہی حکومت کے خلاف راز ہائے سربستہ کھولنے والی تقریروں اور روشنی بخش پمفلٹ وغیرہ کے ذریعہ آپ نے اس مہم کا اہتمام فرمایا تھا۔ مختلف مناسبتوں سے عوام سے ملاقات کے موقع پر انقلاب اسلامی کے اہداف کے لئے اہم مطالب بیان کرتے اور حساس وکلیدی نکات کی طرف اشارہ فرماتے تھے۔ " صحیفۂ امام " کے متن میں " معلوم ہونا چاہئے " جیسے جملوں کی بہت زیادہ تکرار ہے، آپ کو جو خدشہ ہوا کرتا تھا اس سے آگاہ کرنے اور عوام کو بصیرت عطا کرنے کے لئے آپ یہ فقرہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

عوامل بصیرت

امور کے بارے میں علم وآگہی ہو یا قلب کا شفاف ادراک، رہبری والی بصیرت میں یہ دونوں باتیں ان عوامل سے پیدا ہوتی ہیں جن کا ایک حصہ، وسیع مطالعہ اور عوامل اطلاعات کے وسیع رابطہ کی دین ہوتے ہیں۔ امام خمینیؒ اس سلسلہ میں مختلف منابع سے کثیر اطلاعات کے حامل تھے۔ اخبار ورسائل کا مطالعہ، مقامی اور غیر مقامی خبروں کی سماعت کے ذریعہ مختلف غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں کی خبروں کا اپنی فراست اور ہوش مندی سے اس طرح تجزیہ کرتے تھے کہ ایک ذہین اور زیرک انسان کو بھی وہ تجزیہ حیرت میں ڈال دیتا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کو مختلف موضوعات میں خصوصی مہارت بھی حاصل تھی یہی باتیں آپ کی معلومات خاص میں گہرائی پیدا کرتی تھیں اس کے علاوہ خدا سے معنوی رابطہ اور اس پر بھروسہ کی بناپر خدا سے ملنے والی مدد بھی آپ کے شامل حال ہوا کرتی تھی۔ انجام واجبات، ترک محرمات اور شرعی تکالیف پر پابندی سے عمل کی بناپر تقوے میں اضافہ ہوتا ہے اور اس سے خدا پر زیادہ بھروسہ قائم ہوتا ہے۔ ان چیزوں کی پابندی بھی آپ کی بصیرت اور دور اندیشی میں اضافہ کا سبب بنی، قرآن کریم

میں خدا فرماتا ہے:

۔۔۔"ان تتّقوا اللہ یجعل لّکم فرقاناً۔۔۔" (انفال، آیت ۲۹)

اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو خدا حق و باطل میں جدائی کی طاقت عطا کرتا ہے۔

اس بناپر تقویٰ اور خدا پر بھرپور اعتماد، حصول بصیرت کا ذریعہ ہے قرآن کی ایک دوسری آیت میں اس حقیقت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"والذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سبلنا وانّ اللہ لمع المحسنین" (عنکبوت، آیت ۶۹)

جو ہمارے راستہ میں جہاد کرتے ہیں ہم انہیں خود ہی اپنے راستہ کی ہدایت کرتے ہیں خدا نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔

"۔۔۔اتقوا اللہ ویعلّمکم اللہ۔۔۔" (بقرہ، آیت ۲۸۲)

تقوائے الٰہی اختیار کرو، خدا تمہیں علم و آگہی عطا فرمائے گا۔ جو افراد راہ خدا میں کوشش کرتے ہیں اور خلوص سے صرف خدا کے لئے عمل کرتے ہیں اللہ ان کی ہدایت کرتا ہے انہیں بصیرت عطا کرتا ہے اور مقصد تک پہونچا دیتا ہے۔

تقویٰ اور بصیرت کا ربط

تقویٰ ایک اخلاقی فضیلت ہے اور یہ انسان کے عمل سے متعلق ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ انسانی قوت قضاوت اور عقل پر اثر انداز نہ ہو اور اس طرح وہ بصیرت کے مرتبہ پر فائز نہ ہو جائے اور تقوے کے بغیر اس رتبہ تک پہنچنا ناممکن نہ ہو؟ تقویٰ اور بصیرت کے رابطہ کو بیان کرنے کے لیے ہم حکماء کے نظریات سے دلیلیں پیش کریں گے۔

حکماء کہتے ہیں کہ انسان کی قوت عاقلہ کو فکر کے دو طرح کے نتائج حاصل ہوتے ہیں جن کی بنیادوں میں اختلاف ہے۔ نظری افکار اور عملی افکار۔ نظری افکار کی بنیاد: علوم طبیعی، ریاضی اور فلسفۂ الٰہی ہے۔ ان علوم میں عقل، واقعیت کے بارے میں فیصلہ صادر کرتی ہے۔

علوم زندگی اور اصول اخلاق، عملی افکار کی بنیادیں ہیں۔ اچھائی برائی، حسن وقبح، ہونا چاہئے یا نہیں ہونا چاہئے، امر و نہی جیسی چیزیں افکار عملی کی پیداوار ہیں۔ فکر ہی ہمیں بتاتی ہے کہ اسے کرنا چاہئے یا اسے نہیں کرنا چاہئے؟ تقویٰ کی بناپر جو دینی آثار ظاہر ہوں گے وہ سب بصیرت بنیں گے اور یہ سب عملی افکار سے مربوط ہیں یعنی تقویٰ کی بناپر انسان اپنے درد و دوا اور زندگی میں درپیش راہوں کو اچھی طرح پہچان جاتا ہے۔ بعض لوگوں کی نظر میں اس اصل (بات) کی قبولیت مشکل سے ہونے کی وجہ شاید یہ ہے

کہ ان لوگوں نے بصیرت کو وسعت دیکر افکار نظری کی حدتک پہونچا دیا ہے۔ حالانکہ افکار نظری پر تقویٰ کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس بنیاد پر عملی افکار چونکہ عمل سے مربوط ہیں اس وجہ سے اس کا میدان: علاقۃً احساسات (جذبات)، تمائلات وشہوات ہیں۔ (مطہری، بی تا، ص ۳۲۔۳۰)

اگر یہ امور، دین کے معین کردہ حدود سے باہر نکل گئے تو نور عقل، گرد وغبار اور دھویں سے میلا ہو جائے گا، نتیجتاً عقل ان پر اپنا پَر توڈالنے سے قاصر رہ جائے گی اور حق و باطل میں تمیز نہیں ہوسکے گی لیکن اگر تقویٰ ہوگا تو جذبات، شہوات اور میلانات دین کے معین کردہ حدود سے باہر نہیں جائیں گے اور پھر نور عقل سے ٹکرانے یا اس کو دھندلا کرنے والا کوئی نہیں رہ جائے گا۔ عقل رہنمائی کرے گی اور اس کے اثر سے حق و باطل کی تشخیص آسان ہو جائے گی۔

اس کے علاوہ تجربہ بھی یہ بتاتا ہے با تقویٰ انسان زندگی میں بہت کم پریشان ہوتا ہے کیونکہ وہ تقویٰ کے ذریعہ راستہ ڈھونڈھ لیتا ہے اگر کوئی مشکل پیش بھی آتی ہے تو اس سے نکلنے کے لیے آسان اور وسیع جگہ تلاش کرلیتا ہے۔[1] وہ انفرادی ہی نہیں بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی بصیرت کے حامل ہوتے ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کی آڑ سے بھی دشمن کے پرفریب چہرہ کو دیکھ لیتے ہیں اجتماعی آشوب کی بناپر دوسروں کے لئے جو چہرے ناآشنا ہوتے ہیں وہ ان چہروں کو بھی بہ خوبی پہچان جاتے ہیں اسی وجہ سے انہیں بڑا اطمینان ہوتا ہے۔[2]

دینی وغیر دینی بصیرت

اس مضمون کے شروع میں ہم نے بیان کیا کہ کسی آرگنائزیشن کے لیے آئندہ ہونے والے حقیقی واقعات کو بھانپ لینا بصیرت ہے، تحریک کو جس سمت جانا چاہئے اس کے سرنوشت کے بارے میں قائد کا صریحی بیان، بصیرت ہے۔ موجودہ حالات سے زیادہ کامیاب اور مطلوب مستقبل ہونا اہم ہے۔ بصیرت کا تعلق ہمیشہ آئندہ سے ہوا کرتا ہے۔ تحریک کے مستقبل کے لیے فقط مطلوب تصور اور آئیڈیا ہی بصیرت ہے۔ اس تعریف کی بناپر بابصیرت قیادت وہ ہے جو مستقبل کے مطلوب حالات کی طرف تحریک کو لے جائے اور بس۔

لیکن دینی تعبیر میں جو امام خمینی کے لیے کہا گیا ہے وہ رہبری کے اس نظریہ سے بالاتر ہے اور وہ

۱۔ "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً" (طلاق، آیت ۲)

۲۔ "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" (رعد، آیت ۲۸)

ایسی بصیرت ہے جس میں جیسی واقعیت ہے اسی طرح کا مشاہدہ بھی ہو۔ تشخیص، تمیز اور دور بینی کو بصیرت کہاجاتاہے۔ مبہم اور غیر مطمئن حالات میں فہم عمیق کا نام بصیرت ہے۔ جو مبہم اور فتنہ خیز حالات میں حق کو باطل سے جدا کرے اور مستقبل کیلئے روشن اور واضح راستہ کا نقشہ پیش کرے وہ بصیر ہے۔ دشمن کی سازشوں کو پہچاننے والا، انحرافی واقعات کی تشخیص دینے والا، صالح اور غیر صالح میں امتیاز کرنے والا، دشمن، فریضہ اور حالات کی معرفت رکھنے والا صاحب بصیرت ہے۔ رہبر معظم کی تعبیر کے مطابق، آج کے پیچیدہ حالات، اجتماعی صحیح حالات کی طرف جو قطب نمار ہنمائی کرے وہ بصیرت ہے، مقصد کی پہچان اس تک پہونچنے کیلئے صحیح راستہ کی تعیین، دشمن اور راہ کے موانع کی تشخیص، موانع کو دور کرنے کے راستوں کی معرفت بصیرت ہے۔ البتہ وسیع مطالعہ، اطلاعات کی فراہمی مہارت کے ساتھ مضبوط ایمان کے ساتھ رہبر میں روح تقویٰ کا بھی پایا جانا ضروری ہے۔ اس بناپر رہبر، غیبی الہامات اور اشرافات سے بھی مالامال ہوتاہے۔ قرآن کی تعبیر کے مطابق اس کیلئے بڑی قوت کا مالک ہونا ضروری ہے۔

نتیجہ

امام خمینیؒ کی قیادت میں بہت سارے پہلو پائے جاتے ہیں۔ مقالہ کی گنجائش کے بقدر ان میں سے صرف بصیرت پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اسلامی معاشرہ، زائرین، خورد و کلاں، مدیر حضرات، بصیرت کے بیان کردہ امتیاز کی بنیاد پر دور اندیشی اور تیز نگاہی کا ثبوت دیں، حالات، افراد، رقباء اور دشمن کے سلسلہ میں ہوشیاری اور ضروری معرفت حاصل کریں، تاکہ اسلامی مدیریت کو اچھی طرح انجام دے سکیں۔ تجربہ، حضرات معصومین علیہم السلام اور امام خمینی کے نمونوں کی تاسی فرمائیں، ایسے قائد اور مدیر کے لیے بلند درجہ کا تقویٰ لازم ہے اور تقویٰ ہی بصیرت کا سرچشمہ ہے۔

منابع وماخذ

۱۔ قرآن کریم
۲۔ نہج البلاغہ، ڈاکٹر صبحی صالح کی تصحیح
۳۔ آذرنوش، آذرتاش، ۱۳۸۴ش، فرہنگ معاصر عربی۔ فارسی، تہران، نشرنی۔
۴۔ ابن فارس، احمد بن زکریا، ۱۴۰۴ق، معجم مقائیس اللغۃ، قم، مکتب الاعلام الاسلامی۔
۵۔ ازگلی، محمد، ۱۳۷۵ رہبری بصیر یامدیریت آئندہ نگر" فصلنامہ مصباح، سال پنجم، شمارہ ۱۷۔
۶۔ امام خمینی، سید روح اللہ، ۱۳۸۵ الف، صحیفۂ امام، تہران، مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ، چاپ ونشر

عروج، طباعت چہارم۔
۷۔ ۱۳۸۵ب، ہمراہ با امام در پاریس، مرکز فرہنگی دانشجوی امام وانقلاب اسلامی جہاد دانشگاہی، تہران، مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینی، مؤسسہ چاپ ونشر عروج۔
۸۔ راغب اصفہانی، حسین بن محمد، بی تا، مفردات القرآن، قم، مکتبہ الرضویہ۔
۹۔ ستودہ، احمد رضا، ۱۳۷۴ش، پابہ پای آفتاب: تہران، پنجرہ۔
۱۰۔ طباطبائی، سید محمد حسین، ۱۳۹۴ق، المیزان فی القرآن، بیروت، نشر اعلمی۔
۱۱۔ طبرسی، فضل بن الحسن، ۱۴۰۶ق، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت، دار احیاء التراث العربی۔
۱۲۔ مجلسی، محمد باقر، ۱۳۲۳ق، بحار الانوار الجامعہ لدرر اخبار الائمۃ الاطہار، بیروت، دار الاضواء۔
۱۳۔ مطہری، مرتضیٰ، بی تا، دہ گفتار، تہران، صدرا
۱۴۔ نی نوس، برت، ۱۳۷۷ش، رہبری بصیر، ترجمہ محمد از گلی وبرزو فرھی، تہران، دانشگاہ امام حسین، مؤسسہ چاپ وانتشارات۔
۱۵۔ وجدانی، مصطفیٰ ۱۳۶۲، سرگذشت ہای ویژہ از زندگی امام خمینیؒ، قم، پیام آزادی۔
16.koontz harold & heinz weihrich 1990, Esencials of Management, New York.mc Grow- hill
17.Moorhead, gregorey & richyw Griffin 2001, Organizational Bavior, Managing People and organization, new york, Houghton mifflin.